اصلاح کا آسان ترین نسخہ

مع روزمرہ کے اعمال

من جملہ ارشادات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ

حسبِ ارشاد

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ

جامع مسجد قباء، سیکٹر ۱۰۔۱، کلیانہ ٹاؤن، نارتھ کراچی

ناشر

غزالی برادرز

ناظم آباد نمبر 2، کراچی، فون: 6682466, 6623559

اصلاح کا آسان ترین نسخہ

مع روزمرہ کے اعمال

من جملہ ارشادات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

(ملخصًا از وعظ ملت ابراہیم جامع مسجد رنگون و بہشتی زیور)

حسب ارشاد

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق کلیانوی صاحب دامت برکاتہم

جامع مسجد قباء، سیکٹر نمبر ۱۰، کلیانہ ٹاؤن، نارتھ کراچی

ناشر: غزالی برادرز (آفسٹ پرنٹنگ پروفشنلو) ناظم آباد نمبر ۲، کراچی

فون نمبر: 6623559، 6682466

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح کا نسخہ

میں ایک ایسی بات عرض کرتا ہوں کہ جس سے نہ آپ کی تجارت کا کچھ نقصان ہو، نہ آپ کی آمدنی کچھ گھٹے، نہ آپ کی شان شوکت میں کچھ فرق آئے (وہ ایسی ہے) جس میں دنیا کا حرج تو مطلق (بالکل) نہیں اور دین کا نفع تو انشاء اللہ یقینی ہے (دن بھر جو کچھ کر رہے ہو کرتے رہو)۔

(مگر جب رات کو) سوتے وقت جہاں لیٹنے کی جگہ ہو (وہاں) روشنی بھی گل کردو تاکہ کوئی دیکھے نہیں اور کرکری نہ ہو۔ (اب) دو۲ رکعت نفل (عام نماز کی طرح) نمازِ توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو کہ:۔

اے اللہ میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں ۔ میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادہ سے کچھ نہیں ہوتا ۔ اور آپ کے ارادہ سے سب کچھ ہوسکتا ہے میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی، آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح اے اللہ میں سخت نالائق ہوں سخت خبیث ہوں سخت، گنہگار ہوں' میں تو عاجز ہو رہا ہوں آپ ہی میری مدد فرمایئے ۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں آپ ہی قوت دیجئے۔ میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں ۔ آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے ۔ دس بارہ منٹ تک خوب استغفار کرو اور یہ بھی کہو کہ اے اللہ جو گناہ میں نے اب تک کئے ہوں انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرمادے ۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آئندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کروں گا لیکن پھر معاف کرالوں گا۔

غرض اس طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار اور اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو کہ میں ایسا نالائق ہوں، میں ایسا خبیث ہوں ، میں ایسا بُرا ہوں، غرض خوب بُرا بھلا اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے سامنے کہا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کرلیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو بدپرہیزی بھی مت چھوڑو صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال (یعنی دعا) سوتے وقت کرلیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا سامان ہوگا کہ ہمت بھی قوی ہوجائے گی شان میں بھی بٹہ نہ لگے گا دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی ۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہوجائے گا کہ آج آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

اور کچھ نہیں اتنا تو فائدہ ضرور ہوگا اگر روز کے روز معافی نہ چاہتے

رہے تو جرائم بڑھتے چلے جائیں گے اور سزا قوی ہوتی چلی جائے گی
اور اگر روز کے روز معافی چاہتے رہے تو گناہوں کا بوجھ تو ہلکا ہوتا
رہے گا پھر جتنا رہ جائے گا وہ شاید مرتے وقت توبہ سے جاتا رہے۔
اگر حق تعالیٰ سے اطاعت کا تعلق نہیں ہے تو معذرت ہی کا تعلق سہی۔
کچھ تو تعلق ہو۔ ایسی بھی غفلت کیا کہ فکر ہی نہیں کرتے سوچتے ہی
نہیں کروٹ ہی نہیں لیتے۔ کچھ تو تغیر اپنی حالت میں کرو۔

خلاصہ دستور العمل

ہر کام کرنے سے پہلے سوچو پھر عمل کرو

خلاصہ دستور العمل کا یہ ہے کہ جو کام جی میں آئے اوّل سوچو۔ فوراً
مت کرلیا کرو۔ بلکہ سوچا کرو کہ یہ جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جائز ہو
کرو۔ اگر ناجائز ہو اول چھوڑنے کا قصد کرو۔ اگر نفس کہے کہ اس

کے چھوڑنے میں تکلیف ہے تو دیکھو کہ وہ تکلیف قابل برداشت
ہے یا نہیں اگر قابل برداشت ہے سہہ لو اگر نہیں ہے تو خیر جہاں مبتلا
ہو رہے ہو وہاں اتنا تو کرو کہ رات کو استغفار اور دعاء نجات کی کرو
یہ ہوا خلاصہ دستور العمل کا اور یہ ہے اسلام کا پہلا سبق اس سے عمل
کی توفیق ہوگی پھر عمل کی برکت سے علوم حاصل ہوں گے پھر ان
علوم سے اسلام کی تکمیل ہو جائے گی اور جب خلاصہ تقریر کا یہ ہوا
کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے سوچو کہ یہ جائز ہے یا ناجائز تو اب
ضرورت ہوگی۔ تلاش احکام کی۔

اہل علم سے معلومات حاصل کرو

پھر اس کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر روز کچھ کچھ مسئلے جاننے والوں
سے پوچھتے رہا کرو اسی طرح دروازے کھٹکتے کھٹکتے کھلنے شروع

ہو جائیں گے اس طور سے تھوڑے دنوں میں بہت دور نکل جاؤ گے اور خبر بھی نہ ہوگی۔ تھکو گے بھی نہیں یہ جو مضمون میں نے بیان کیا ہے۔ گو بظاہر معمولی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کسی جگہ میں تنگی اور دشواری نہیں پیش آنے دی تو صاحبو اسلام کا سبق تو شروع کرو پھر انشاءاللہ ترقی ہوتے ہوتے اسلام حقیقی نصیب ہو جائے گا۔

صحبت اہل اللہ کی اختیار کرو

میں نے (ایک) ایسی بات بتائی ہے جس میں تکلیف ہی نہ ہو جس میں سہولت ہو۔ یعنی دن بھر گناہ ہونے کے بعد رات کو حق تعالیٰ سے دعا اور استغفار کر لیا کرو جیسا کہ میں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا مگر ایک چیز کی اور ضرورت ہوگی وہ یہ ہے کہ میں نے اب تک تخم پاشی یعنی بیج ڈالنے کی ترکیب بتائی ہے میں نے ایک چھوٹا سا بیج ایسا بتایا ہے جس کی کاشت بہت آسان ہے لیکن جیسا کہ تخم پاشی

کے بعد آبپاشی کی بھی ضرورت ہوتی ہے اگر پانی نہ دو وہ بیج پھوٹتا اور بڑھتا نہیں اسی طرح اس میں بھی ایک چیز کی اور ضرورت ہے اور وہ بھی آسان ہے۔ یعنی اللہ والوں کی صحبت، خدا کے ان مقبول بندوں کی صحبت جن کو یہ درجہ نصیب ہو چکا ہے۔ یہاں آب پاشی ہے اسی تخم پاشی کے بعد مگر اس میں جانچ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر شخص کو دیکھ کر عاشق نہ ہو جانا۔ یعنی لوگوں کی عجیب حالت ہے کہ ہر شخص کے معتقد ہو جاتے ہیں۔ مذاق بگڑا ہوا ہے آج کل بہت سے سیاح پھرتے ہیں اور لوگوں کو پھانستے پھرتے ہیں۔

اہل اللہ کی پہچان

اور لوگوں کی بھی یہ حالت ہے ہر شخص کے معتقد ہو جاتے ہیں ایسا ہرگز نہ چاہیے۔ ہر شخص اللہ والا نہیں بلکہ اس کی کچھ پہچان بھی ہے۔

۱۔ وہ شریعت کے پابند ہوں۔

۲۔دنیا کی لالچ ان میں نہ ہو۔

۳۔ان کی صحبت میں رہ کر دنیا کی محبت گھٹے اور حق تعالیٰ جل جلالہ کی محبت بڑھے۔

۴۔ان کے پاس رہنے والوں میں اکثر کی حالت (باعتبار) ترک معاصی وتقویٰ واہتمام حلال وحرام اچھی ہو۔

۵۔وہ اپنے متعلقین کو روک ٹوک کرتے ہوں۔

۶۔ضرورت کے موافق علم دین اور علماء سے محبت رکھتے ہوں۔

۷۔اہل علم وصلاح بہ نسبت عوام کے ان کی طرف زیادہ مائل ہوں۔

اس زمانہ میں بالخصوص اس شخص کے ظاہری اعمال کے صالح ہونے پر نظر کرنے کی بھی سخت ضرورت ہے۔ بعض بدعقیدہ لوگ کہتے ہیں کہ بس صاحب اہل باطن ہونا چاہیے۔ نماز روزہ کی کیا ضرورت ہے صرف خدا کی یاد اپنے قلب کے اندر ہونے کی ضرورت ہے اس

دھوکہ میں ہرگز نہ آنا چاہیے۔ غرض خود اس کے اعمال بھی درست ہوں اور اس کی صحبت میں بھی یہ اثر ہو کہ دوسروں کے اعمال بھی درست ہو جائیں ایسے شخص کی صحبت اکسیر اعظم ہے۔

اہل اللہ سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ

اور یہ جو میں نے اہل اللہ کی صحبت کو پانی سے تشبیہ دی ہے اس میں ایک اور بھی علمی فائدہ ہے وہ یہ کہ بعض لوگ فقط صحبت پر اکتفا کرتے ہیں خود عمل کچھ نہیں کرتے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنے کھیت کے اندر سمندر کا سمندر کھینچ لے اور سارا دریا بہا لائے لیکن بیج نہ ڈالے تو اس میں کون سی چیز نکلے گی سمندر کے اندر بیج تھوڑا ہی موجود ہو مطلب یہ ہے کہ بیج تو ہو عمل اور پانی ہو صحبت اس وقت یہ حالت ہوگی جس کو حق تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فتصبح الارض مخضرۃ (الحج)

اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ اس چھوٹے سے بیج سے وہ درخت نکلے گا کہ سارے عالم پر چھا جائے گا۔ پھر اس صحبت کے دو درجے ہیں اگر اہل حق کی صحبت حسیہ بھی میسر ہو یہ تو بڑی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔

صحبت نیکاں اگر یک ساعت ست ۔ بہتر از صد سالہ زہد و طاعت ست
(نیک لوگوں کی ایک گھڑی کی صحبت، سو سال کے زہد و طاعت سے بہتر ہے)

اور اگر اہل حق کی صحبت حسیہ میسر نہ ہو کیونکہ ہر شہر میں ایسے لوگ موجود نہیں ہوتے پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ان سے خط و کتابت رکھو مگر خالی یہی نہیں کہ نوٹ بھیجو یا روپیہ بھیجو یا خیریت منگاؤ یا بیٹے کے واسطے یا بیوی کے واسطے تعویذ گنڈے منگاؤ خیر یہ بھی کبھی کبھی اگر دوسرے کام سے فرصت ہو لیکن اصل مقصود یہ ہے کہ جب لکھو اپنی (باطنی) بیماریاں لکھو اور اپنے معمولات لکھو کہ مجھ میں یہ یہ عیب ہیں۔ اور یہ یہ کر رہا ہوں اور آئندہ میں کیا کروں۔

غرض دو چیزوں کا سلسلہ عمر بھر جاری رکھو اطلاع اور اتباع یعنی احوال کی اطلاع اور تدابیر کا اتباع۔ اسی طرح اتباع کے بعد پھر اطلاع پھر اس اطلاع کے بعد اتباع پھر اطلاع پھر اتباع غرض۔

اندریں رہ می تراش و می خراش ۔ تا دم آخر دمے فارغ مباش
(اس راستہ میں خوب کوشش کر ۔ آخر دم تک بیکار مت رہ)

یہ تو ساری عمر کا دھندہ ہے۔ جب بیماری ساری عمر کی ہے تو علاج ساری عمر کا کیوں نہ ہوگا گو شُشم پنجم ہی سہی حتیٰ کہ دو مہینے ہی میں ایک خط لکھو مگر لکھو ضرور اور یہ لکھتے ہوئے شرماؤ نہیں کہ وظیفہ جو بتایا تھا وہ چھوٹ گیا تھا یا مطالعہ کتب جو تجویز کیا تھا اسے نباہا نہیں یہاں تک کہ فرض نماز بھی فرض کرو قضا ہونے لگی ہو تب بھی شرماؤ نہیں بلکہ اب پھر پڑھنا شروع کر دو اور اطلاع کر دو شرمانا اس رستہ میں ہرگز نہیں چاہیے خواہ کیسی ہی گندی حالت کیوں نہ ہو جائے اس کی بھی اطلاع کر دو۔ تو اہل اللہ سے اپنا کچا چٹھا کہہ دو۔ بہت سے

لوگ اس لئے نہیں کہتے کہ ہماری شان گھٹ جائے گی ارے ان کے نزدیک تیری شان ہی کیا ہے جو گھٹ جائے گی بعضے ڈرتے ہیں کہ خفا ہوں گے ارے ان کی خفگی بھی رحمت ہے یہ ساری تکبر کی باتیں ہیں ارے وہ پھانسی بھی دیدیں گے تو اس میں بھی تیری بہتری ہی ہوگی مگر یہ تعلق صرف اس سے رکھو جو واقعی اہل اللہ ہو لیکن چونکہ یہاں سے ہر روز تو خط جاتا نہیں اور وہاں سے ہر روز خط آتا نہیں پھر اس درمیان میں کیا کرو یہ کرو کہ حکایات اور ملفوظات اہل تقویٰ کے مطالعہ میں رکھو بس خلاصہ یہ کہ اہل اللہ کی صحبت میں رہو اگر صحبت میسر نہ ہو سکے تو خط و کتابت کے ساتھ مطالعہ کتب کا بہت غور سے کرو یہ اسکا بدل ہے۔

نیز اگر شیخ کی صحبت میسر نہ ہو تو پیر بھائی بھی غنیمت ہے اس تعلق کے لئے یہ ضروری نہیں کہ مرید ہی ہو جاؤ بس اپنے کو سپرد کر دو۔ اطمینان کی جگہ ذکر و شغل اور کسی محقق و مشفق شیخ کی صحبت ہمیشہ میسر

رہے تو کیا بات ہے (اور) اگر یہ نہ ہو تو پھر (کثرت سے) ذکر اللہ اور ملفوظات (ہوں) بزرگوں کے۔

میں نے یہ ایک دستور العمل مختصر سا تجویز کر دیا ہے جو کسی پر بھی دشوار نہیں اور اگر اس پر بھی عمل نہ کیا تو پھر میں یہ کہوں گا۔

؎ جو اس پر بھی نہ سمجھے تو اس بت کو خدا سمجھے

خوب سمجھ لیجئے حجت اللہ ختم ہو چکی ہے اب آپ کے پاس کوئی عذر نہیں رہا خدا کے سامنے یہاں تک تو آپ کو رخصت دیدی گئی کہ اگر عمل کی طرف توجہ نہیں ہے تو اس بے توجہی عمل کا اقرار اور توجہ پیدا ہونے کی دعا تو کر لیا کرو۔ یہ اخیر بات ہے اب اس سے آگے اور کیا چاہتے ہو۔ غرض یہ ہے اسلام کی تفسیر اور اس کی تکمیل کی تیسیر (آسانی)۔

دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ جل جلالہ ہمت قویہ (مضبوط) اور فہم سلیم عطا فرمائیں (آمین بحق سید المرسلین رحمت للعالمین ﷺ آمین!)

ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیئے

من جملہ ارشادات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

(بہشتی زیور باب ۷۴ ساتواں حصہ)

(۱) ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پاچھ کر۔

(۲) سب گناہوں سے بچے۔

(۳) اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے۔

(۴) کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے۔ کسی کی برائی نہ کرے۔

(۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے۔

(۶) اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرلے۔

(۷) بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے۔ سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں۔ بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔ وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے۔ وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔

(۸) بہت نہ ہنسے، بہت نہ بولے، خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔

(۹) کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔

(۱۰) شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔

(۱۱) عبادت میں سستی نہ کرے۔

(۱۲) زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔

(۱۳) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے، بڑائی نہ جتلائے۔

(۱۴) اور امیروں سے بہت ہی کم ملے۔

(۱۵) بددین آدمی سے دور بھاگے۔

(۱۶) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے، کسی پر بدگمانی نہ کرے، اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور ان کی درستی کیا کرے۔

(۱۷) نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔

(۱۸) دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔

(۱۹) اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

(۲۰) بات نرمی سے کرے۔

(۲۱) سب کاموں کے لئے وقت مقرر کرلے اور پابندی سے اس کو نباہے۔

(۲۲) جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے، پریشان نہ ہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔

(۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔

(۲۴) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا یا دین کا۔

(۲۵) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے، نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

(۲۶) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے۔

(۲۷) خدائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔

(۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔

(۲۹) جو اس کی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔

(۳۰) کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔

(۳۱) مہمانوں، مسافروں، غریبوں، عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے۔

(۳۲) نیک صحبت اختیار کرے۔

(۳۳) ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔

(۳۴) موت کو یاد رکھے۔

(۳۵) کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے، جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے، گناہ پر توبہ کرے۔

(۳۶) جھوٹ ہرگز نہ بولے۔

(۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

(۳۸) شرم وحیا اور بردباری سے رہے۔

(۳۹) ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔

(۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

آمین

............☆☆☆............

(ذیل میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی کتاب ''گناہ بے لذت'' سے کبیرہ و صغیرہ گناہوں کی اجمالی فہرست دی جارہی ہے تاکہ ان سے اجتناب کرے)

کبائر

۱۔ زنا (عورت سے بدفعلی) کرنا۔

۲۔ لواطت (لڑکے سے بدفعلی) کرنا۔

۳۔ شراب پینا، اگرچہ ایک قطرہ ہو، اسی طرح تاڑی، گانجھ، بھنگ وغیرہ نشہ کی چیزیں پینا۔

۴۔ چوری کرنا۔

۵۔ پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔

۶۔ ناحق کسی کو قتل کرنا۔

۷۔ شہادت کو چھپانا جب کہ اس کے سوا اور کوئی شاہد نہ ہو۔

۸۔ جھوٹی گواہی دینا۔

۹۔ جھوٹی قسم کھانا۔

۱۰۔ کسی کا مال غصب کرنا۔

۱۱۔ میدان جہاد سے بھاگنا (جب کہ مقابلہ کی قدرت موجود ہو)۔

۱۲۔ سود کھانا۔

۱۳۔ یتیم کا مال ناحق کھانا۔

۱۴۔ رشوت لینا۔

۱۵۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

۱۶۔ قطع رحمی کرنا (قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا)۔

۱۷۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی قول یا فعل کو بالقصد جھوٹ منسوب کرنا۔

۱۸۔ رمضان میں بلا عذر روزہ توڑنا۔

۱۹۔ ناپ تول میں کمی کرنا۔

۲۰۔ کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا موخر کرنا۔

۲۱۔ زکوۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر نہ ادا کرنا (عذر و مرض کی صورت میں مستثنیٰ)۔

۲۲۔ حج فرض ادا کئے بغیر مرجانا (اگر موت کے وقت وصیت کر دی، اور حج کا انتظام چھوڑا تو اس گناہ سے نکل گیا)۔

۲۳۔ کسی مسلمان کو ظلماً نقصان پہنچانا۔

۲۴۔ کسی صحابی کو برا کہنا۔

۲۵۔ علماء اور حفاظ قرآن کو برا کہنا، ان کو بدنام کرنے کے درپے ہونا۔

۲۶۔ کسی ظالم کے پاس کسی کی چغل خوری کرنا۔

۲۷۔ دیاثت یعنی اپنی بیوی، بیٹی وغیرہ کو باختیار خود حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر راضی ہونا۔

۲۸۔ قیادت یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اس کے دلالی کرنا۔

۲۹۔ باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا۔

۳۰۔ جادو سیکھنا اور سکھانا اس پر عمل کرنا۔

۳۱۔ قرآن کو یاد کر کے بھلا دینا (یعنی باختیار خود لاپروائی سے بھلا دیں، کسی مرض وضعف سے ایسا ہو جائے وہ اس میں داخل نہیں) اور بعض علماء نے فرمایا کہ نسیان قرآن گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جائے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

۳۲۔ کسی جاندار کو آگ میں جلانا (سانپ، بچھو، کھٹمل کی ایذا سے بچنے کی اگر کوئی اور صورت جلانے کے سوا نہ ہو تو مضائقہ نہیں)۔

۳۳۔ کسی عورت کو اس کے شوہر کے پاس جانے اور حقوق شوہری ادا کرنے سے روکنا۔

۳۴۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

۳۵۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا۔

۳۶۔ مردار جانور کا گوشت کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)۔

۳۷۔ خنزیر کا گوشت کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)۔

۳۸۔ چغل خوری کرنا۔

۳۹۔ کسی مسلمان یا غیر مسلم کی غیبت کرنا۔

۴۰۔ جوا کھیلنا۔

۴۱۔ مال میں اسراف (مصلحت وضرورت سے زائد خرچ کرنا)۔

۴۲۔ زمین میں فساد پھیلانا۔

۴۳۔ کسی حاکم کا حق سے عدول کرنا۔

۴۴۔ اپنی عورت کو ماں بیٹی کے مثل کہنا، جس کو عربی میں ظہار کہا جاتا ہے۔

۴۵۔ ڈاکہ زنی کرنا۔

۴۶۔ کسی صغیرہ گناہ پر مداومت کرنا (ج)

۴۷۔ معاصی پر کسی کی اعانت کرنا یا گناہ پر آمادہ کرنا۔

۴۸۔ لوگوں کو گانا سنانا، اور عورت کا گانا مطلقاً" (ھ)

۴۹۔ لوگوں کے سامنے ستر کھولنا۔

۵۰۔ کسی حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا

۵۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ سے افضل کہنا۔

۵۲۔ خودکشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو باختیار خود تلف کرنا اور یہ دوسرے کو قتل کرنے سے زیادہ گناہ ہے (ابوداؤد)

۵۳۔ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا۔

۵۴۔ صدقہ (ہدیہ) دے کر احسان جتلانا، اور تکلیف پہنچانا۔

۵۵۔ قضا وقدر (تقدیر) کا انکار کرنا۔

۵۶۔ اپنے امیر سے غداری کرنا۔

۵۷۔ نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا۔

۵۸۔ لوگوں کے نسب پر طعنے دینا۔

۵۹۔ کسی مخلوق کے لئے بطور نذر تقرب جانور کی قربانی کرنا۔

۶۰۔ تہمند یا پاجامہ وغیرہ کو از راہِ تکبر ٹخنوں سے نیچا لٹکانا۔

۶۱۔ کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی بری رسم نکالنا۔

۶۲۔ اپنے بھائی مسلمان کی طرف تلوار یا چاقو وغیرہ سے مارنے کا اشارہ کرنا۔

۶۳۔ جھگڑے لڑائی کا خوگر ہونا۔

۶۴۔ غلام کو خصی بنوانا یا اس کے عضو کو کٹوانا یا اس کو سخت تکلیف دینا۔

۶۵۔ احسان کرنے والے کی ناشکری کرنا۔

۶۶۔ ضرورت سے زیادہ پانی میں بخل کرنا۔

۶۷۔ حرم محترم میں الحاد و گمراہی پھیلانا (یہ ہر جگہ گناہ ہے مگر حرم میں اشد ہے)۔

۶۸۔ لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو تلاش کرنا، اور ان کے درپے ہونا۔

۶۹۔ چوسر کھیلنا یا طبلہ سارنگی وغیرہ بجانا (اور ہر ایسا کھیل کھیلنا جس کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے گناہ کبیرہ میں داخل ہے۔

۷۰۔ بھنگ کھانا پینا۔

۷۱۔ مسلمان کا کسی مسلمان کو کافر کہنا۔

۷۲۔ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے حقوق میں برابری نہ کرنا۔

۷۳۔ استمنا بالید (اپنے ہاتھ سے مشت زنی کر کے شہوت پوری کرنا)۔

۷۴۔ حائضہ عورت سے جماع کرنا۔

۷۵۔ مسلمانوں پر اشیاء کی گرانی سے خوش ہونا۔

۷۶۔ کسی جانور گائے، بکری وغیرہ سے جماع کرنا۔

۷۷۔ عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا۔

۷۸۔ کسی کھانے کو برا کہنا (بنانے یا پکانے کی خراب بیان کرنا اس میں داخل نہیں)۔

۷۹۔ گانے بجانے کے ساتھ رقص کرنا۔

۸۰۔ دنیا کی محبت (یعنی دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دینا)۔

۸۱۔ بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے نظر رکھنا۔

۸۲۔ کسی دوسرے کے گھر میں جھانکنا۔

۸۳۔ دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا۔

............☆☆☆............

صغائر

۱۔ غیر محرم عورت کی طرف بہ قصد دیکھنا۔

۲۔ اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مکان میں بیٹھنا۔ یا اس کو ہاتھ لگانا۔

۳۔ کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا۔

۴۔ وہ جھوٹ جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

۵۔ کسی مسلمان کی ہجو کرنا، اگرچہ اشارہ کنایہ سے ہو اور بات سچی ہو۔

۶۔ بالا خانہ وغیرہ پر بلا ضرورت چڑھنا، جس سے لوگوں کے مکانات سامنے پڑیں۔

۷۔ کسی مسلمان سے بلا عذر ترک تعلق رکھنا، تین دن سے زائد۔

۸۔ بغیر علم و تحقیق کے کسی کی طرف سے جھگڑا کرنا، اور بعد علم و

تحقیق کے خلاف حق پر جھگڑا کرنا۔

۹۔ نماز میں باختیار خود ہنسنا یا کسی مصیبت کی وجہ سے رونا۔

۱۰۔ مرد کو ریشمی لباس پہننا۔

۱۱۔ اکڑ کر اور اترا کر چلنا۔

۱۲۔ کسی فاسق کے پاس بیٹھنا اٹھنا۔

۱۳۔ مکروہ اوقات (طلوع و غروب اور نصف النہار کے وقت) میں نماز پڑھنا۔

۱۴۔ ایام منہیہ (عیدین اور ایام تشریق) میں روزہ رکھنا۔

۱۵۔ کسی مسجد میں نجاست داخل کرنا۔

۱۶۔ مسجد میں کسی مجنون یا اتنے چھوٹے بچے کو لے جانا جس سے مسجد کی تلویث کا خطرہ ہو۔

۱۷۔ پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا۔

۱۸۔ حمام میں بالکل ننگا ہو جانا، اگر لوگوں کے سامنے نہ ہو۔

۱۹۔ صوم وصال یعنی اس طرح روزہ پر روزہ رکھنا کہ درمیان میں بالکل افطار نہ کرے۔

۲۰۔ جس عورت سے ظہار کر لیا ہو، کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرنا۔

۲۱۔ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا۔ بہ مجبوری ہجرت کرنا پڑے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۲۲۔ کھانے پینے کی ضروری چیزیں اناج وغیرہ کو گرانی کے انتظار میں روکنا۔

۲۳۔ کسی چیز کا معاملہ دو شخصوں میں خرید و فروخت کا ہو رہا ہے، یا کسی کی منگنی کسی جگہ لگی ہے اس کا جواب ہونے سے پہلے اس کی خریداری یا اس پیغام میں رکاوٹ ڈالنا۔

۲۴۔ گاؤں والے جو مال شہر میں بیچنے کے لئے لائیں، اس کو بطور آڑھت کے فروخت کرنا۔

۲۵۔ شہر میں آنے والے مال کو بازار میں آنے سے پہلے شہر سے باہر جا کر۔

۲۶۔ جمعہ کی اذان کے بعد بیع وشراء کرنا۔

۲۷۔ سودے کے عیب کو اس کی بیع کے وقت چھپانا۔

۲۸۔ شوقیہ کتا پالنا (شکار کے لئے یا کھیت، باغ، گھر کی حفاظت کے لئے پالا جائے تو جائز ہے۔)

۲۹۔ شراب کو اپنے گھر میں رکھنا۔

۳۰۔ شطرنج کھیلنا۔

۳۱۔ شراب کی خرید وفروخت کرنا (ع)۔

۳۲۔ معمولی چیزیں ایک دو لقمہ کی چوری کرنا۔

۳۳۔ حدیث سنانے یا بتلانے پر اجرت ٹھہرانا (ت)

۳۴۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

۳۵۔ غسل خانے یا پانی کے گھاٹ پر پیشاب کرنا۔

۳۶۔ نماز میں سدل کرنا یعنی کپڑے کو اس کی وضع طبعی کے خلاف لٹکانا۔

۳۷۔ بحالت جنابت (حاجت غسل) اذان دینا۔

۳۸۔ بحالت جنابت مسجد میں بلا عذر داخل ہونا۔

۳۹۔ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔

۴۰۔ نماز میں ایک لمبی چادر میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ نکالنا مشکل ہو۔

۴۱۔ نماز میں کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیل کرنا۔ یعنی بلا ضرورت کسی عضو کو حرکت دینا یا کپڑے الٹ پلٹ کرنا۔

۴۲۔ کسی نماز پڑھنے والے کے آگے اس کی طرف رخ کرکے بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

۴۳۔ نماز میں دائیں بائیں یا آسمان کی طرف دیکھنا۔

۴۴۔ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔

۴۵۔ مسجد میں ایسے کام کرنا جو عبادت نہیں۔

۴۶۔ روزہ کی حالت میں اپنی بی بی کے ساتھ مباشرت (ننگے ہو کر لیٹنا)۔

۴۷۔ روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا، جبکہ اس کو حد سے بڑھنے کا خطرہ ہو۔

۴۸۔ زکوٰۃ ردی مال سے ادا کرنا۔

۴۹۔ جانور کو پشت کی طرف ذبح کرنا۔

۵۰۔ سڑی ہوئی مچھلی یا جو مر کر پانی کے اوپر آ جائے اس کو کھانا۔

۵۱۔ مچھلی کے سوا کوئی دوسرا جانور مرا ہوا کھانا۔

۵۲۔ حلال اور مذبوح جانور کے اعضائے مخصوصہ اور مثانہ اور غدود کا کھانا۔

۵۳۔ حکومت کی طرف سے بلا ضرورت، چیزوں کا بھاؤ مقرر کرنا۔

۵۴۔ لڑکی عاقلہ بالغہ کا نکاح خود بلا اجازت ولی کرنا (جب کہ ولی بلا وجہ نکاح میں مانع نہ ہو)

۵۵۔ نکاح شغار (یعنی ایک لڑکی کے مہر میں بجائے روپے پیسے کے اپنی لڑکی دینا۔ اور وہ صورت جس کو ہمارے عرف میں آنٹا سانٹا کہتے ہیں، اس میں دونوں لڑکیوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہوتا ہے وہ اس میں داخل نہیں، جائز ہے۔

۵۶۔ زوجہ کو ایک وقت میں ایک سے زائد طلاق دینا۔

۵۷۔ زوجہ کو بلا ضرورت بائن طلاق دینا (بلکہ رجعی طلاق دینا چاہئے)

۵۸۔ بحالت حیض طلاق دینا (خلع کی صورت مستثنیٰ ہے)۔

۵۹۔ جس طہر میں جماع کر چکا ہے اس میں طلاق دینا۔

۶۰۔ مطلقہ بیوی سے بذریعہ فعل (جماع وغیرہ کے) رجعت کرنا (بلکہ اول رجعت قول سے ہونی چاہیئے۔)

۶۱۔ عورت کو تکلیف پہنچانے اور عدت طویل کرنے کے خیال سے رجعت کرنا۔

۶۲۔ عورت کو تکلیف پہنچانے کے خیال سے ایلاء کرنا (یعنی اس کے پاس جانے سے قسم کھانا)۔

۶۳۔ اپنی اولاد کو چیز دینے میں برابری نہ کرنا (ہاں کسی لڑکے میں علم وصلاحیت زیادہ ہونے کے سبب اس کو کچھ زیادہ دے دیں تو (مضائقہ نہیں)۔

۶۴۔ قاضی و حاکم کا مقدمہ کے فریقین کے ساتھ نشست میں یا اپنی توجہ میں برابری نہ کرنا۔

۶۵۔ بادشاہ کا انعام قبول کرنا۔

۶۶۔ جس شخص کے پاس مال حرام زیادہ حلال کم ہو، اس کا ہدیہ یا دعوت بغیر عذر کے بلا تحقیق قبول کرنا۔

۶۷۔ مغصوبہ زمین کی پیداوار سے کھانا۔

۶۸۔ مغصوبہ زمین میں داخل ہونا، اگرچہ نمازہی کے لئے ہو۔

۶۹۔ غیر کی زمین میں بدون اس کی اجازت کے چلنا۔

۷۰۔ کسی جانور کا مثلہ کرنا، یعنی ناک، کان وغیرہ کاٹنا۔

۷۱۔ کسی حربی کافر مرتد کو تین روز تک توبہ کر کے مسلمان ہونے کی دعوت دینے سے پہلے قتل کر دینا۔

۷۲۔ عورت مرتدہ کو قتل کرنا۔

۷۳۔ نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہو اس کو موخر کرنا یا چھوڑ دینا۔

۷۴۔ نماز کے لئے کسی خاص سورت کی قرات کو مقرر کرنا۔

٧٥۔ جنازہ کی چارپائی کو ڈولی کی طرح بانس باندھ کر اٹھانا۔

٧٦۔ بغیر ضرورت کے دو آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا۔

٧٧۔ جنازہ کی نماز مسجد کے اندر پڑھنا۔ (علی روایۃ التحریم)

٧٨۔ کسی تصویر کے سامنے یا دائیں بائیں ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔ یا اس پر سجدہ کرنا۔

٧٩۔ دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھنا۔

٨٠۔ سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا۔

٨١۔ مردہ کے چہرے کو بوسہ دینا۔

٨٢۔ کافر کو بلا ضرورت ابتداء سلام کرنا (ہاں وہ سلام کرے تو جواب میں "وعلیک" یا "ہداک اللہ" کہنا چاہئے)۔

٨٣۔ مخالف اسلام قوم کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا۔

٨٤۔ خصی غلام سے خدمت لینا یا اس کے کسب سے کھانا (علی

٨٥۔ بچوں کو ایسا لباس پہنانا جو بالغ کے لئے ممنوع ہے۔

٨٦۔ اپنا دل بہلانے کے لئے گانا (معتمد قول کے موافق)۔

٨٧۔ کسی عبادت کو شروع کر کے باطل کرنا۔

٨٨۔ بیوی یا کنیز کے ساتھ کسی ایسے شخص کی موجودگی میں جماع کرنا جو عقل و ہوش رکھتا ہو اگرچہ سو رہا ہو۔

٨٩۔ کسی امرو حاکم کے استقبال کے لئے نکلنا۔

٩٠۔ لوگوں کا راستہ تنگ کر کے کھڑا ہونا یا راستہ پر بیٹھ جانا۔

٩١۔ اذان سننے کے بعد گھر میں بیٹھ کر اقامت کا انتظار کرتے رہنا۔

٩٢۔ پیٹ بھرنے کے بعد زیادہ کھانا (روزہ یا مہمان کی وجہ سے کچھ زیادہ کھایا جائے وہ مستثنیٰ ہے)۔

٩٣۔ بغیر بھوک کے کھانا (کسی مرض کے سبب بھوک نہ لگے تو قوت کے لئے غذا ضروری ہو تو مستثنیٰ ہے) (ش)۔

۹۴۔ عالم، بزرگ، باپ کے سوا کسی کے ہاتھ چومنا۔

۹۵۔ محض ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا (مخاطب کے بہرہ ہونے یا دور ہونے کے سبب زبان کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی کردے تو مضائقہ نہیں) (ش)

۹۶۔ تلاوت قرآن کرنے والے کو اپنے باپ یا استاد کے سوا کسی کے لیے تعظیماً کھڑا ہونا۔

نوٹ:- فقیہ ابواللیث فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل گناہ بھی صغائر میں داخل ہیں۔

۹۷۔ مسلمان سے بدگمانی کرنا۔

۹۸۔ حسد کرنا۔

۹۹۔ تکبر و خود پسندی۔

۱۰۰۔ گانا سننا۔

۱۰۱۔ جنابت (غسل کی حاجت) والے کو مسجد میں بلا عذر بیٹھنا۔

۱۰۲۔ کسی مسلمان کی غیبت سن کر سکوت کرنا۔

۱۰۳۔ مصیبت پر آواز کے ساتھ چلا کر رونا۔ اور سینہ کوبی وغیرہ کرنا۔

۱۰۴۔ جو لوگ کسی شخص کی امامت سے ناراض ہوں، ان کی امامت کرنا، اگرچہ ان کی ناراضی بے وجہ ہو اور اس میں عیب نہ ہو۔

۱۰۵۔ خطبہ کے وقت کلام کرنا۔

۱۰۶۔ مسجد میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنا۔

۱۰۷۔ مسجد کی چھت پر نجاست ڈالنا۔

۱۰۸۔ راستہ میں نجاست ڈالنا۔

۱۰۹۔ اپنا لڑکا جس کی عمر سات سال سے زائد ہو اس کے ساتھ ایک بستر پر سونا۔

۱۱۰۔ تلاوت قرآن پاک بحالت جنابت یا حیض و نفاس۔

۱۱۱۔ لغو باطل چیزوں میں وقت ضائع کرنا۔ مثلاً سلاطین کے ناز ونعمت کا تذکرہ کرنا۔

۱۱۲۔ بے فائدہ کلام کرنا۔

۱۱۳۔ کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا۔

۱۱۴۔ کلام میں بتکلف قافیہ بندی یا زوردار بنانے کے لئے تصنع کرنا۔

۱۱۵۔ گالی گلوچ اور زبان درازی کرنا۔

۱۱۶۔ ہنسی دل لگی میں افراط (زیادتی کرنا)۔

۱۱۷۔ کسی کے بھید کو ظاہر کرنا۔

۱۱۸۔ احباب واصحاب کے حق میں کوتاہی کرنا۔

۱۱۹۔ وعدہ کرتے وقت ہی دل میں وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہونا۔

۱۲۰۔ دینی امور کی بے حرمتی کے بغیر زیادہ غصہ کرنا۔

۱۲۱۔ بے حمیتی کرنا یعنی اپنے عزیز وقریب دوست کو باوجود قدرت

کے ظلم سے نہ بچانا۔ (غ)

۱۲۲۔ زکوٰۃ یا حج کو بلا عذر کے موخر کرنا، (اور بعض کے نزدیک یہ کبائر میں داخل ہے)۔

۱۲۳۔ سستی کی وجہ سے جماعت ترک کرنا۔

۱۲۴۔ خلاف حق جنبہ داری کرنا۔

۱۲۵۔ کسی ذمی غیر مسلم کو "اے کافر" کہہ کر خطاب کرنا، جب کہ اس کو اس سے تکلیف ہوتی ہو۔

۱۲۶۔ ان لفظوں سے دعا کرنا، "بمقعد العز من عرشک" یا "بحق فلاں" علامہ ابن نجیمؒ نے اپنے رسالہ "صغائر وکبائر" میں مذکورہ تعداد اسی ترتیب کے ساتھ لکھی ہے۔ جس میں ایک سو تین کبائر اور ایک سو اٹھائیس صغائر کل دوسو اکتیس ہیں۔

کسی گناہ کے صغیرہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کا ارتکاب

معمولی بات ہے۔ یا اس بچنے کی زیادہ فکر ضروری نہیں، بلکہ یہ فرق محض ایک اصطلاحی فرق ہے ورنہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کی نافرمانی ہونے کی حیثیت سے ہر گناہ شدید اور معصیت عظیمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہر گناہ سے بچائے آمین۔

اسی پر رسالہ کو ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امیدوار ہوں کہ اس کو قبول فرمائیں اور سب مسلمانوں کے لئے مفید و نافع بنائیں شاید اس کی برکت سے اس سراپا گناہ حال جاہ کو بھی گناہ سے بچنے کی توفیق ہو جائے۔

(آمین)

ناصح الامت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ

کے **مواعظ**

الحمد للہ کیسٹ اور سی ڈی کے اب کتابی شکل میں بھی شائع ہو رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اس کو ان بے شمار لوگوں تک بھی پہنچایا جا سکے جو اس سے محروم ہیں تا کہ ان کی زندگیوں میں انقلاب لایا جا سکے اور وہ بھی سنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اس سلسلے میں جو حضرات اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال اور جملہ مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اس صدقۂ جاریہ میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ ناشر سے رابطہ کریں۔

غزالی برادرز (آفسٹ پرنٹنگ پروفیشنلز)

B-43، کمرشل ایریا، ناظم آباد نمبر 2، کراچی فون نمبر: 6623559,6682466